سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

شنبہ، مورخہ ۱۸ جون ۱۹۷۷ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱-	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۲
۳-	اراکین اسمبلی کی رخصت	۲۵
۴-	مسودات قوانین:-	
	(۱) قانون فوجداری (خصوصی احکامات) (بلوچستان ترمیمی) مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء ـــــ (منظور ہوا)	
	(۲) بلوچستان یتیم خانوں کے (انتظام وانصرام اور نگرانی) کا مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء ـــــ (منظور ہوا)	۳۵
۵-	اسمبلی کے موجودہ بجٹ اجلاس کے پروگرام میں تبدیلی کا اعلان۔	۳۷

جلد دوئم ـــــ شمارہ پنجم

فہرست ارکان جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسٹر عبدالکریم بزنجو۔
۲۔ مسٹر احمد خان۔
۳۔ نواب زادہ عبدالحمید خان کچھی۔
۴۔ سید اسلم خان۔
۵۔ میر بہادر خان بنگلزئی (وزیر)
۶۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی۔
۷۔ سردار دودا خان زہری۔
۸۔ مس فضیلہ عالیانی (وزیر)
۹۔ میر فتح علی عمرانی۔
۱۰۔ سردار غوث بخش خان رئیسانی۔
۱۱۔ مسٹر گل حسن کاسی۔
۱۲۔ مسٹر حسین بخش خان بنگلزئی۔
۱۳۔ مسٹر حبیب جان ملک۔
۱۴۔ مسٹر امداد علی۔
۱۵۔ سردار خیر محمد خان ترین۔
۱۶۔ مسٹر لال گل خان شیرانی۔
۱۷۔ سردار محمد انور جان کھیتران۔
۱۸۔ ڈاکٹر میر حاجی ترین۔
۱۹۔ سردار محمد خان باروزئی (وزیر اعلیٰ)
۲۰۔ مسٹر محمد رحیم خان کاکڑ۔ (ڈپٹی اسپیکر)
۲۱۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی۔
۲۲۔ مسٹر سردار خان کاکڑ۔

۲۳۔ حاجی محمد رحیم خان کاکڑ ۔
۲۴۔ حاجی نیک محمد مینگل ۔
۲۵۔ میر نصر اللہ خان سنجرانی ۔
۲۶۔ ڈاکٹر ظہیر الدین خان جوگیزئی (وزیر)
۲۷۔ میر نبی بخش خان کھوسہ ۔
۲۸۔ میر قادر بخش خان بلوچ (وزیر)
۲۹۔ مسٹر صابر علی بلوچ ۔
۳۰۔ مولوی صالح محمد (وزیر)
۳۱۔ نواب زادہ شیر علی خان نوشیروانی ۔
۳۲۔ حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔
۳۳۔ مسٹر طالب حسین ۔
۳۴۔ مسٹر مختار دمل ۔
۳۵۔ میر ظفر اللہ خان جمالی ۔ (وزیر)
۳۶ بیگم زیبا رئیسانی ۔

دوسری بلوچستان صوبائی اسمبلی کا دوسرا اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز شنبہ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۷۷ء صبح دس بجے

زیر صدارت الحاج جام میر غلام قادر خان اسپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از سید افتخار احمد کاظمی:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ـ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ،
فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِہٖٓ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ
شَقًّا ۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ
غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ (صدق اللّٰہ العظیم)

پ ۳۰، ع ۵ (سورۃ عبس آیت نمبر ۲۴ تا ۳۲)

ترجمہ:۔

سو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ کہ ہم نے، عجیب طریقے پانی برسایا۔ پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا۔ پھر ہم اُس میں غلہ اُگاتے ہیں۔ اور انگور اور ترکاری، اور زیتون، اور کھجور، اور گھنے باغ، اور پھل۔ اور چارہ پیدا کیا (بعض چیزیں) تمہارے، اور (بعض چیزیں) تمہارے مواشی کے فائدہ کیلئے ہیں۔

(وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغ)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر:- اب سوالات ہونگے۔ حاجی میر نبی بخش خان کھوسہ۔ سوال نمبر ۲۱

*** حاجی میر نبی بخش خان کھوسہ:-** سوال نمبر ۲۱

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات براہ مہربانی بتلائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ تعمیرات و مواصلات بلوچستان میں ۱۹۷۵ء تا مئی ۷۷ء تک کتنے سول میکینیکل انجنیئر ملازمین کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، سکونت، تعلیم، عہدہ، مقامی وغیر مقامی کی مکمل تفصیل دی جائے۔

(ب) ملازمت کے قانون کے مطابق ایک ملازم ایک جگہ سے کتنے عرصہ کے بعد دوسری جگہ تبدیل کرنا ضروری ہے۔ ایسے زائد المیعاد تعیناتی والے ملازمین کی درجہ وار فہرست شامل کی جائے اور وجوہات دی جائیں۔

(ج) کیا اس دوران براہ راست بھرتی سے کسی ملازم کی ترقی پر کوئی اثر تو نہیں پڑا۔

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسا کیوں ہوا اس کی وجوہات کیا تھیں؟

ڈاکٹر نصیر الدین جوگیزئی:- (وزیر تعمیرات و مواصلات)

(الف) از سال ۱۹۷۵ء تا مئی ۱۹۷۷ء، ۱۱ اسسٹنٹ انجنیئر محکمہ ہذا میں بھرتی کئے گئے۔ جن کی فہرست بمع مطلوبہ کوائف لف ہذا ہے۔ ان میں سے ایک آفیسر مسمیٰ عبدالمجید شاہ (نمبر شمار ۱۲) نے بعد میں استعفیٰ دیدیا جو ۲۷ جنوری ۱۹۷۷ء سے منظور کر لیا گیا۔

(ب) جملہ آسامیوں جن کیلئے محکمہ ہذا انتظامی محکمہ ہے۔ میں سے کوئی آسامی بلوچستان گورنمنٹ رولز آف بزنس کے شیڈول ۵ میں شامل نہیں۔ جس کے لئے میعاد تعیناتی مقرر کی گئی ہو۔

(ج) کوئی اثر نہیں پڑا

(د) جواب نفی میں ہے۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	سکونت	تعلیم	عہدہ	مقامی و غیر مقامی	کیفیت
۱۔	مسٹر رضا محمد تجک	کرم خان تجک	سبی	بی ای (سول)	اسسٹنٹ انجینئر	مقامی	
۲۔	مسٹر عبدالرؤف کانسی	ملک عبداللہ	کوئٹہ	//	//	//	
۳۔	مسٹر سادات انور	میر محمد یعقوب	خضدار	//	//	//	
۴۔	مسٹر میر احمد	مسٹر پیر بخش	کچھی	//	//	//	
۵۔	مسٹر عبدالمجید شاہ	سید حسین شاہ	قلات	//	//	//	
۶۔	مسٹر نثار احمد ندیم	مسٹر ظہور احمد	قلات	//	//	//	
۷۔	مسٹر عبدالرحمٰن	مسٹر عبدالوہاب	پشین	//	//	//	
۸۔	مسٹر عبدالسلام	میر ملا محمد	مکران	//	//	//	یہ آفیسر محکمہ انہار سے
۹۔	مسٹر عبدالظاہر بلوچ	حاجی چندن خان	کوئٹہ	//	//	//	محکمہ ہذا میں مورخہ
۱۰۔	مسٹر شوکت علی جوجہ	میر عبدالرحمٰن	قلات	//	//	//	۱۵ اپریل ۷۵ء کو تبدیل
۱۱۔	مسٹر صادق علی	مسٹر قربان علی	کوئٹہ	//	//	//	ہو کر آیا ہے۔
۱۲۔	مسٹر غلام دستگیر نوشیروانی	مسٹر میر حبیب اللہ خان	خاران	بی ایس سی (سول)	//	//	// // // //
۱۳۔	مسٹر عبدالمجید شاہ	سید محمد حیات شاہ	لورالائی	بی ای (سول)	//	//	اس آفیسر نے مورخہ
۱۴۔	مسٹر محمود احمد	مسٹر عبداللطیف	کوئٹہ	بی ایس سی (سول)	//	ڈومیسائل	۲۷ جنوری ۱۹۷۷ء کو
۱۵۔	مسٹر عبدالقادر	مسٹر امام الدین	کچھی	بی ای (سول)	//	مقامی	استعفیٰ دیا تھا جو کہ
۱۶۔	مسٹر غلام سرور	مسٹر عبدالرسول بلوچ	قلات	//	//	//	منظور کر لیا گیا۔
۱۷۔	مسٹر عنایت اللہ شاہ	مسٹر محمد اشرف شاہ	قلات	//	//	//	

* حاجی میر نبی بخش خان کھوسہ۔ سوال نمبر ۲۲۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب والا! مجھے افسوس ہے کہ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا ہے بعض اور سوالات کے جوابات موصول نہیں ہوئے ہیں کیونکہ ان میں سے بیشتر سوالات مجھے وقت پر موصول نہیں ہوئے تھے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے محکمے کو دور دراز سے اطلاعات حاصل کرنا ہوتی ہیں جن کے لئے

کم از کم تقریباً دس دن درکار ہوتے ہیں کیونکہ آجکل ہمارے بہت سارے کام ہو رہے ہیں اور معلومات حاصل کرنے کے لئے وقت درکار ہے لہذا میں انشاءاللہ اس سیشن کے دوران اپنی باری آنے پر ان کے جوابات عرض کر دوں گا۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ جناب والا ۔ لیکن ہم نے تو اپنے سوالات کے نوٹس بروقت دئے تھے اسکے علاوہ میرا سوال کوئی اتنا لمبا چوڑا بھی نہیں ہے اگر آپ فرمائیں تو میں خود پڑھ دوں ؟

مسٹر اسپیکر ۔ معزز وزیر صاحب کے خیال میں یہ بہت زیادہ کام ہے بہرحال انہوں نے آپ کو یقین دہانی کرا دی ہے کہ اگلی دفعہ اسکا جواب آپ کو مل جائے گا ۔

مسٹر محمد رحیم کاکڑ ۔ جناب والا ۔ اس بارے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس پورے بلوچستان کی نمائندگی کرتا ہے ......

مسٹر اسپیکر ۔ کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے ہیں ۔

مسٹر محمد رحیم کاکڑ ۔ جناب میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب ! سوال کے حصہ الف میں پوچھا گیا ہے کہ مالی سال رواں میں بلوچستان کی سڑکوں کی مرمت اور نئی سڑکیں بنانے کیلئے بجٹ میں مخصوص رقم کو ضلع وار کس طرح تقسیم کیا گیا ۔ میرے خیال میں اس سوال کا جواب وزیر موصوف پندرہ منٹ میں بھی بتا سکتے ہیں کم از کم پرسوں تو اسکا جواب دے سکتے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ سوال کا جواب ہی موصول نہیں ہوا تو اس پر ضمنی سوال

نہیں پوچھا جا سکتا ہے ۔ اگر معزز وزیر صاحب نے بر وقت جواب نہیں دیا ہے تو آپ اسکے خلاف تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں ۔

مسٹر محمد رحیم خان کاکڑ ۔ بہتر جناب ۔ ہم تحریک استحقاق پیش کرینگے ۔

حاجی نیک محمد مینگل ۔ جناب والا ۔ میں وزیر متعلقہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وڈھ میں زور شور سے کام ہو رہے ہیں لیکن ٹھیکیداروں کو اسکی ادائیگی (پے منٹ) نہیں کیگئی ہے ۔ اسکی کیا وجہ ہے کہ انکی پے منٹ روک دیگئی ہے ؟

مسٹر اسپیکر ۔ یہ کیا سوال ہے اسکے لئے نیا نوٹس دیں ۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی جناب والا یہ کوئی بڑا سوال نہیں ہے اگر آپ اس کے متعلق فون پر سیکریٹری سے پوچھ لیتے تو وہ بھی بتا سکتا تھا ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا ۔ (پوائینٹ آف آرڈر) میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزیر صاحب سوالوں کے جواب دینے میں ناکام رہے ہیں اس لئے چیف منسٹر صاحب اس ہاؤس کو اشورنس دے دیں کہ آئندہ سوالوں کے جواب مل جائینگے ۔ اور روقت پر ملیں گے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کو وزیر صاحب پہ اعتماد نہیں ہے تو اس کے لئے صرف ایک طریق کار رہ جاتا ہے کہ آپ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

مسٹر حسین بخش بنگلزئی ۔ جناب اسپیکر ۔ اس ایوان کی کاروئی

میں یہ رولنگ موجود ہے اور بارودزئی صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں انہوں نے رولنگ دی تھی کہ جو وزیر اپنے سوالات کا جواب کے لئے تیار نہ ہو سکے تو وہ اسمبلی نہ آئے یہ رولنگ اس کارروائی میں موجود ہے جب کہ کل ۱۹ سوالات کئے گئے ہیں ان میں سے نو کے جوابات دئے گئے دس کے جواب نہیں دئے گئے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ جو معزز ممبر صاحب نے نکتہ اٹھایا ہے میں اسکو دیکھوں گا اور بعد میں ایوان میں اس کی وضاحت کر دوں گا ۔

ڈاکٹر حاجی میر ترین ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب کو کچھ وقفہ دے دیں وہ سوالات کے جواب تیار کر آئیں تو پھر کارروائی کو جاری رکھا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ نہیں جناب آپ تشریف رکھیں ۔ اگلا سوال نمبر ۱۴ ہے ۔

***حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔** کیا وزیر تعمیرات و مواصلات براہ مہربانی مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یکم جنوری ۱۹۷۷ سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۶ تک کوئٹہ تا جیکب آباد کی قومی شاہراہ پر کوئی کام ہوا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کس جگہ پر کیا کام ہوا ہے ۔ ان کی تفصیل دی جائے ۔ نیز کیا کسی ذمہ دار افسر نے اس کام کا معائنہ کیا تھا ۔ اور اگر معائنہ نہیں کیا تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ (الف) جی ہاں کام ہوا ہے ۔ جس کی تفصیل جزو (ب) میں درج ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ جواب اثبات میں ہے اور مذکورہ عرصہ یعنی یکم جنوری ۱۹۷۶ سے

۳۰ر دسمبر ۱۹۷۶ء تک مندرجہ ذیل جگہوں پر سڑک کو ۱۸ فٹ چوڑا اور مضبوط کرنے کا کام ہوا ہے ۔

۱۔ میل نمبر ۸۳ تا میل نمبر ۸۳/۴ — چار فرلانگ
۲۔ میل نمبر ۸۴ تا میل نمبر ۸۴/۴ — چار فرلانگ
۳۔ سکھر سے کوئٹہ میل نمبر ۹۸ تا ۹۹ — ایک میل
۴۔ میل نمبر ۱۰۷ سے میل نمبر ۱۰۷/۵ — پانچ فرلانگ
۵۔ میل نمبر ۱۷۴ تا میل نمبر ۱۷۴/۵ — پانچ فرلانگ

اس کے علاوہ میل نمبر ۱۱۴ میں ۲۵۰ فٹ لمبی حفاظتی دیوار تعمیر کی گئی ۔ مندرجہ بالا جگہوں پر کام ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۶ء تک کیا گیا ۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل جگہوں پر ۳۰ر دسمبر کے بعد کام شروع کیا گیا ہے ۔

سڑک کو ہموار، چوڑا اور مضبوط کرنا ۔

۵۵-۵۶	۹۶-۹۸	۱۳۱-۱۳۳-۴
۵۸-۵۹	۹۹-۱۰۰	۱۳۶-۱۳۸
۶۲-۶۳	۱۰۰-۱۰۱	۱۴۲-۱۴۲/۵
۷۳-۷۵/۴	۱۰۳-۱۰۴	۱۴۵/۴-۱۴۶
۷۹-۸۰	۱۰۸-۱۰۹	۱۴۶/۴-۱۴۷/۴
۸۴/۴-۸۵	۱۱۴-۱۱۵	۱۵۵-۱۶۰
۸۵-۸۶	۱۱۵-۱۲۱	۱۷۴/۴-۱۷۸
۹۳-۹۴	۱۲۲-۱۲۳	۲۰۷-۲۰۷/۴

کازویے :- ۷۹-۸۰ ایک عدد
۱۲۸-۲۹ دو عدد
۱۲۲ ایک عدد

حفاظتی دیوار :- ۱۷۲-۱۷۳ دو عدد
۱۹۵-۱۹۶ ایک عدد

جہاں تک کام کے معائنہ کا تعلق ہے ۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ تمام حکام بالا مثلاً سیکرٹری مواصلات و تعمیرات سپرنٹنڈنگ انجینئر بی اینڈ آر سبی، ایکسین صاحب اور متعلقہ

ایس ڈی او وقتاً فوقتاً معائنہ کرتے رہے ہیں۔ مزید یہ کہ وزیر مواصلات و تعمیرات بلوچستان، وزیر اعلیٰ بلوچستان اور عزت مآب گورنر صاحب نے بھی دوروں کے دوران کاموں کا معائنہ کیا ہے۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ (ضمنی سوال) وزیر صاحب نے اپنے جواب میں یہ بتایا ہے کہ انہوں نے خود موقع پر جا کر کام کا معائنہ کیا ہے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ جو کام ہو رہے ہیں اور جنہیں آپ نے دیکھا ہے کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ جو معائنہ میں نے کیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب اسپیکر۔ شاہلیانی صاحب کا سوال یہ ہے کہ کیا یکم جنوری ۱۹۷۷ سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ تک کوئٹہ تا جیکب آباد روڈ کی قومی شاہراہ پر کتنا کام ہوا ہے؟"
اسکے جواب میں وزیر صاحب کا کہنا ہے کہ ۸۳/۴ یا ۸۴/۴ وغیرہ وغیرہ۔ کیا انہوں نے اسکا باقاعدہ حساب نہیں لگایا کہ کل کتنا کام ہوا ہے یعنی صاف الفاظ میں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ دو میل یا ڈھائی میل سڑک بن چکی ہے۔ انہیں تو اسکا حساب دینا چاہئیے کہ کل کتنے میل سڑک ابھی تک بن چکی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ انکو انجینئر سمجھتے ہیں۔؟

مسٹر لال گل خان شیرانی۔ جناب والا۔ (ضمنی سوال) کیا وزیر متعلقہ بتلائیں گے کہ ژوب میں زیر تعمیر سڑکوں پر کتنا کام ہوا ہے۔ اور ان پر کتنی لاگت آئی؟

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ میں معزز ممبر سے درخواست

کرتا ہوں کہ وہ اسکے لئے نیا نوٹس دیں کیونکہ یہ بالکل نیا سوال ہے ۔ تاکہ اسکا باقاعدہ جواب دیا جاسکے ۔

مسٹر لال گل خان شیرانی ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں یہ ضمنی سوال ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ وزیر صاحب آپ کو جواب دے چکے ہیں کہ اسکے لئے آپ انکو نیا نوٹس دیں کیونکہ یہ نیا سوال ہے ۔

مسٹر لال گل خان شیرانی ۔ یہ تو زبردستی ہے جناب ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا ۔ اس ایوان میں آج تک جتنی نا اہلی کا مظاہرہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے کیا ہے کسی اور محکمہ نے نہیں کیا ۔ جناب اسپیکر ! وزیر متعلقہ نے جواب دینے میں سب سے زیادہ دیر کی ۔ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے متعلق سب سے اہم سوالات پوچھے جا رہے ہیں یہ منصوبوں کے متعلق ہیں اس کا مطلب یہ ہے وزیر متعلقہ نے ان کاموں کو دیکھا ہے انکا معائنہ نہیں کیا ہے ۔ بلکہ صرف ٹی ۔ اے ۔ ڈی اے بنایا ہے جناب والا انکے محکمہ نے اکثر سوالات کے جوابات نہیں دئے جبکہ بعض ایسے سوال ہیں جنکا جواب دو روز میں بھی دے سکتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ محکمہ کی نا اہلی ہے اور وزیر صاحب بھی نا اہل ہیں کہ انکو اپنے محکمہ پر گرفت نہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ معزز وزیر نے سوالات کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے کہ سوالات انکو وقت پر نہیں ملے ہیں تو اسکی میں سمجھتا ہوں کہ کچھ اور وجوہات ہو سکتی ہیں کہ انکو اطلاع فراہم نہیں کی گئی ہو اور ابھی تک وہ جواب پیش نہیں کر سکے ہوں لیکن اس سلسلے میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اسمبلی سیکریٹریٹ آفس

معاملے میں بالکل بے قصور ہے ـ وزیر متعلقہ کو وقت پر سوالات بھجوا دئے جاتے ہیں ـ

*٤٣ حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ـ

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات براہ مہربانی فرمائیں گے کہ ـ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حال ہی میں زیارت کی ریذیڈنسی کی چار دیواری بنائی گئی ہے ـ

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس کا ٹھیکہ باقاعدہ ٹینڈر طلب کرکے دیا گیا تھا ـ یا کسی مخصوص ٹھیکیدار کو دیا گیا تھا ـ

(ج) اگر ٹھیکہ کسی مخصوص ٹھیکیدار کو دیا گیا تھا تو اس کا سبب کیا تھا ـ ٹھیکیدار کا نام کیا ہے ـ اور اس کام پر کل رقم کتنی خرچ ہوئی ـ

وزیر تعمیرات و مواصلات ـ

(الف) یہ حقیقت ہے کہ زیارت کی ریذیڈنسی کی چار دیواری بنائی گئی ہے ـ

(ب) اس کا ٹھیکہ باقاعدہ ٹینڈر طلب کرکے دیا گیا تھا ـ کسی مخصوص ٹھیکیدار کو نہیں دیا گیا تھا ـ اس کام کیلئے چھبیس ٹھیکیداروں کو ٹینڈر دئے گئے تھے ـ

(ج) چونکہ کسی مخصوص ٹھیکیدار کو نہیں دیا گیا تھا ـ پھر بھی ٹھیکیدار کا نام اور خرچ درج ذیل ہے ـ

(۱) ٹھیکیدار کا نام مسٹر گل محمد ہے ـ

(۲) اس کام پر ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے ـ

*٦٥ ـ حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ـ

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات براہ مہربانی فرمائیں گے کہ ـ جھٹ پٹ ـ اوستہ محمد روڈ کی مرمت کے لئے سال رواں میں کتنی رقم مخصوص کی گئی تھی اور اس سے اب تک کتنی رقم مرمت پر خرچ ہوئی ہے ـ

وزیر تعمیرات و مواصلات ـ

جھٹ پٹ اوستہ محمد روڈ

کی بالخصوص مرمت کے لئے سال رواں میں کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی ۔ تاہم ضلع نصیرآباد میں سڑکوں کی مرمت کے لئے دی گئی ۔/۰۰۰،۰۰،۲۵ کی رقم میں سے اس روڈ پر ۔/۹۱۷، ۲۲، ۱ روپیہ خرچ کئے گئے ہیں ۔ جو کہ پیچ ورک اور ورک چارج عملے کے تنخواہوں پر خرچ کئے گئے ۔ اس کے علاوہ ۔/۰۰۰،۰۰،۴ روپیہ سیلاب سے ہونے والے نقصانات کی مرمت کے لئے دیئے گئے ہیں ۔ اور اس پر کام جاری ہے ۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ جناب والا کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ یہ جو چار لاکھ روپے سیلاب کے لئے دے گئے ہیں ان سے کہاں کہاں پر کام ہو رہا ہے کیونکہ بتایا گیا ہے کہ کام جاری ہے ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ جہاں پر کلورٹس ہونگے یا جہاں پر نقصان ہو گیا ہو گا ۔ میں صحیح میلوں کی نشاندھی نہ کر سکوں گا ۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ بتایا گیا ہے کہ چار لاکھ روپے سے جھٹ پٹ اور اوستہ محمد میں کام ہو رہا ہے ۔ وہ جگہ بتا دیں جہاں پر کام ہو رہا ہے ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ میرے پاس اس قسم کی معلومات نہیں ہے ۔ آپ اسکے لئے نیا نوٹس دے دیں ۔ میں جواب دے دونگا ۔

مسٹر حسین بخش بنگلزئی ۔ (ضمنی سوال) جناب والا ۔ ایک ٹیکنیکل کام پر ایک نان ٹیکنیکل آدمی کو تعینات کیا جا سکتا ہے ۔ ؟

مسٹر اسپیکر ۔ یہ سپلیمنٹری سوال نہیں ہے ۔

مسٹر حسین بخش بنگلزئی ۔ ایک چیف انجینئر کی اسامی پر

نان ٹیکنیکل آدمی کو رکھا گیا ہے اس لئے اس ہاؤس میں جوابات موصول نہیں ہوئے۔

مسٹر اسپیکر۔ اسمبلی میں کوئی ایسا انجنیئر نہیں ہے جس کو وزیر رکھا جا سکے آپ کا اس کے متعلق کوئی سوال ہے تو آپ نیا نوٹس دے دیں۔

ڈاکٹر میر حاجی میر ترین۔ جناب والا سوال کے جوابات دینے کیلئے سیکریٹری ذمہ دار ہوتے ہیں نہ کہ وزیر۔

مسٹر اسپیکر۔ ہاں یہ پوائینٹ آف انفارمیشن ہے۔

٭۶۷۔ حاجی ملک محمد رحیم خان کاکڑ۔

کیا وزیر تعمیرات ومواصلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وزیر صاحب نے پشین سرانان روڈ کا معائنہ کیا اور اس کی تعمیر کا کام غیر تسلی بخش پایا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کام کے ٹھیکیدار اور متعلقہ افسران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ کام ٹینڈر پر دیا گیا تھا یا ٹینڈر کے بغیر اگر مذکورہ کام ٹینڈر پر دیا گیا تھا تو کن کن ٹھیکیداروں نے ٹینڈر دیئے اور ان کے ریٹ کیا تھے۔

وزیر تعمیرات ومواصلات۔

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ وزیر تعمیرات ومواصلات نے پشین سرانان روڈ کا معائنہ کیا ہے اور چند ہدایات کام کے متعلق موقع پر دیں۔ جن کی فوری تعمیل کروی گئی۔ لیکن کام کو غیر تسلی بخش پانے کی کوئی رپورٹ وزیر موصوف نے نہیں دی۔

(ب) جہاں تک وزیر موصوف کے معائنہ کا تعلق ہے۔ جواب اثبات میں ہے۔ مگر جہاں تک کام کے غیر تسلی بخش ہونے کا تعلق ہے۔ ایسی کوئی رپورٹ موصول

نہیں ہوئی ۔ اس لئے ٹھیکیدار اور متعلق افسران کے خلاف کوئی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) مذکورہ کام ٹینڈر پر دیا گیا ۔ جس کی تشہیر اخبارات کے ذریعے کروائی گئی اور مندرجہ ذیل چودہ ٹھیکیداروں نے ٹینڈر دیئے ۔ جن کے ریٹ ہر ایک کے سامنے درج ہیں ۔

۱۔ بازئی صلاح الدین 〃 ۹ فیصد اباؤ ایم۔ای۔ایس شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۵ء

۲۔ ارشاد حیدر 〃 ۹٫۵۰ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۳۔ دلشاد علی 〃 ۹٫۵۰ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۴۔ شیخ کنسٹرکشن کمپنی ژوب 〃 ۱۳فیصد 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۵۔ سردار خدا داد خان 〃 ۱۵فیصد 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۶۔ مرزا محمد شریف 〃 ۲۹ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۷۔ راز محمد اینڈ سنز 〃 ۵۰ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۸۔ بابر کنسٹرکشن کمپنی 〃 ۲۷٫۴۰ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۹۔ مسٹر آغا گل 〃 ۳۵ فیصد آباؤ 〃 〃 〃 〃 〃

۱۰۔ محمد یعقوب 〃 ۱۲فیصد 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۱۱۔ ایم۔ ایس تیمور کنسٹرکشن کمپنی 〃 ۱۹ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۱۲۔ حاجی محمد نبی اینڈ سنز 〃 ۵۹ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۱۳۔ ایم داؤد برادرز 〃 ۸۵ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۱۴۔ عبدالعلیم اینڈ کمپنی 〃 ۸۹ 〃 〃 〃 〃 〃 〃

مسٹر اسپیکر ۔ میں ایک درخواست کروں گا کہ جس ممبر صاحب کا سوال ہو پہلے اسے ضمنی سوال کرنے دیا کریں ۔

حاجی ملک محمد رحیم خان کاکڑ ۔ کیا یہ درست ہے سائٹ لوئیسٹ ریٹس کو چھوڑ کر آٹھویں ہائیسٹ ریٹس والے ٹھیکیدار کو کام دیا گیا ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ انجینئر صاحب نے کس قانون کے تحت آٹھویں ہائیسٹ ریٹس

والے ٹھیکدار کو کام دیا ہے ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ جناب والا ۔ یہ گیدپ ٹینڈر نوٹس کئے گئے تھے میں اس کے متعلق اور اس کے جواب میں ایک رول پڑھوں گا ۔

Rule 2.65 page 63 of the B & R Code.

Usually lowest tender are accepted, but acceptance or rejection of lowest tender rests entirely on the discretion of the authority concerned and no explanation is to be given by him to the bidders. only superior officers can ask the authority concerned for the reason. A clause in the tender notice is incorporated accordingly.

جناب والا ! اس کا مطلب یہ ہے کہ جو آفیسر ٹینڈر طلب کرتا ہے اس رولز کے مطابق یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ اس ٹینڈر کو کسی وجہ سے مسترد کر دے ۔ یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ چاہئے کم ریٹ کے ٹینڈر کو مسترد کرے یا زیادہ ریٹ کے ٹینڈر کو ۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا ! پھر تو ایسے ٹینڈر کال کرنے کی ضرورت نہیں ۔ جب اسے اتنے وسیع اختیارات حاصل ہوں تو یقیناً وہ آفیسر ٹھیکدار کو کوئی وجہ بتائے بغیر ٹینڈر منسوخ کر دے گا ۔ کیا حکومت کا یہ حق نہیں ہے یا وزیر صاحب کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ اس آفیسر سے پوچھ سکے کہ تم نے کن بنیادوں پر اور کن وجوہات پر اس ٹینڈر کو منسوخ کیا ہے ۔ کیا میں وزیر صاحب دریافت کر سکتا ہوں کہ انہوں نے متعلقہ انجینئر سے یہ معلوم کیا تھا کہ اس نے کن وجوہات کی بنا پر ٹینڈر منسوخ کیا ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ ٹینڈر کال کرنے کے بعد ٹینڈر کھولتے وقت سپرنٹنڈنٹ انجینئر ہوتا ہے سیکرٹری ہوتا ۔ یقیناً کوئی ایسی

بات ہوگئی جس کی وجہ سے دیگر نوشرٹ ریٹ کے ٹینڈر مسترد کر دیئے گئے ہونگے اور یہ ٹینڈر منظور کیا گیا ہوگا۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ آپ کے نوٹس میں وہ چیزیں ہیں یا نہیں۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ وہ چیزیں میرے نوٹس میں ہیں کہ اس ٹینڈر کو کیوں منظور کیا گیا ہے۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ کیا آپ ہاؤس کو بتا سکیں گے۔ کہ دیگر ٹینڈرز کو کن وجوہات کی بنا پر نامنظور کیا گیا ہے۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ جن ٹھیکیداروں نے پیش دیئے وہ ۹۰ فیصد سے ۹۸ فیصد تک ......

مسٹر اسپیکر ۔ معزز ممبر آپ سے اس امر کی تسلی چاہتے ہیں کہ انجینیئر نے جو نوشرٹ ریٹ پر یا ہائی ریٹ پر کام دیا ہے کیا آپ کو تسلی ہے کہ متعلقہ انجینیئر نے جو کچھ کیا وہ صحیح کیا ہے۔

مسٹر طالب حسین ۔ جناب والا ضمنی سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ وزیر تعمیرات و مواصلات نے پشین سرانان روڈ کا معائنہ کیا ہے اور چند ہدایات کام کے متعلق موقع پر دیں جن کی فوری تعمیل کر دی گئی۔ وہ کون سے نقائص تھے جن کی وجہ سے آپ کو ہدایات دینی پڑیں۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ جناب والا جو روڈ بن رہا تھا میں نے اسکا معائنہ کیا کہ اس روڈ میں ارتھ ورک کی ضرورت ہے یا نہیں اس روڈ میں ارتھ ورک کی ضرورت نہیں تھی۔ دوسرے میں یہ بات دیکھنا چاہتا تھا کہ جو چیزیں ٹینڈر میں دی گئی ہیں اس کے مطابق کام ہو رہا ہے یا نہیں میں نے یہ ہدایات کیں انہوں نے مجھے مطمئن کیا جس سے میں مطمئن ہوں۔

مسٹر صابر علی بلوچ۔ کیا وزیر موصوف بتلائیں گے کہ اس کام کے لئے کم ریٹ کے ٹینڈرروں کو چھوڑ کر کیوں آٹھویں ہائی ریٹ کو منظور کیا۔ اس سے حکومت کو کتنا نقصان یا فائدہ ہوا۔

مسٹر اسپیکر۔ ظاہر ہے کہ جب ہائی ریٹ پر ٹینڈر دیا گیا ہو تو اس سے حکومت پر بار زیادہ پڑھتا ہے۔

مسٹر صابر علی بلوچ۔ جناب والا یہی بات تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ اس کیلئے نیا نوٹس دیں۔

صابر علی بلوچ۔ جناب والا! اگر میرا ضمنی سوال متعلقہ سوال سے کوئی تعلق نہیں دکھتا ہو تو پھر میں اس کیلئے نیا نوٹس دوں گا۔

وزیر تعمیرات ومواصلات۔ جناب والا یہ ٹھیک ہے کہ کم ریٹ والے کو ٹینڈر نہیں دیا گیا اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ کام نہیں کرتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ تو دوسری جانب چلے گئے۔ وہ تو آپ سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ ہائی ریٹ پر کام دینے سے حکومت کو کتنا نقصان ہوا صابر صاحب اس کا جواب وہ آپ کو نہیں دے سکتے ہیں لہذا اس کیلئے آپ نیا سوال دیں۔ اگلا سوال نوابزادہ شیر علی خان نوشیروانی سوال ٨٧۔

مسٹر حسین بخش بنگلزئی۔ اگر کم ریٹ کے ٹھیکیدار کام نہیں کرتے تو پھر انہیں محکمہ تعمیرات ومواصلات میں ان لسٹ کیوں کیا جاتا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ ایسے ٹھیکیداروں کو وہ بلیک لسٹ کریں گے۔

محمد سرور خان کاکڑ۔ تو جناب پھر ایسے ٹینڈر کا فائدہ کیا ہے جس

میں ٹھیکیدار کم ریٹ پر کام نہ کریں۔

مسٹر اسپیکر:- نوابزادہ شیر علی خان نوشیروانی آپ سوال پوچھیے۔

نوابزادہ میر شیر علی خان نوشیروانی:- جناب والا میری گذارش ہے کہ میرے سوال پوچھنے سے پہلے ہی وزیر موصوف کھڑے ہو گئے جلد بازی سے وہ کام نہیں لیں ہم ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کیلئے ۸۷ اور ۱۰۰ نمبر چھوڑتا ہوں صرف ۱۰۱ نمبر سوال کا جواب دیں۔

مسٹر اسپیکر:- سوال نمبر ۸۷ اور ۱۰۰ نہیں پوچھا گیا۔

***۱۰۱ نوابزادہ میر شیر علی خان نوشیروانی۔**

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بتائیں گے کہ۔

(الف) خاران احمد وال روڈ پر اب تک کتنی رقم خرچ کی جاچکی ہے۔ نیز اس خرچ میں بلیک ٹاپنگ اور (STRUCTURE WORK) کا علیحدہ علیحدہ خرچ کیا ہے؟

(ب) کیا اس سڑک کا موجودہ کام تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے۔ اور یہ کام میجر سردار علی کی رپورٹ کے مطابق ہے۔

(ج) تحقیقاتی کمیٹی نے اس سڑک کی تعمیر کے سلسلے میں جو رپورٹ دی تھی اس کی نوعیت اور نتائج کیا ہیں۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔

(الف) اب تک خاران، احمد وال روڈ پر پچاس لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ جس میں سے ۴۲ لاکھ روپیہ بلیک ٹاپنگ پر اور آٹھ لاکھ روپیہ سٹرکچر ورک پر خرچ کیا گیا، جس کی تفصیل ذیل ہے۔ ۷۶-۱۹۷۵ تک تقریباً چالیس لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے جس میں سے پچیس لاکھ روپیہ بلیک ٹاپنگ پر اور ۱۵ لاکھ روپیہ سٹرکچر ورک پر خرچ کیا ہے۔ ۷۷-۱۹۷۶ میں اب تک دس لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے جس پر سات لاکھ روپیہ بلیک ٹاپنگ پر، تین لاکھ روپیہ سٹرکچر ورک پر خرچ کیا گیا۔

(ب) اس سڑک کا موجودہ کام تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے۔

(ج) میجر سردار علی کو پرانے کام کے لئے رپورٹ تیار کرنے کو کہا گیا تھا اس لئے موجودہ کام سے میجر سردار علی کی رپورٹ کا تعلق نہیں۔ اور اسکی رپورٹ پر مزید تحقیقات ہو رہی ہے۔

اس لئے اسکی رپورٹ پر ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔ چونکہ میجر سردار علی کی رپورٹ پر مزید تحقیقات جاری ہے ، اس لئے اس کی نوعیت اور نتائج کا حتمی فیصلہ ہونا باقی ہے ۔ جب حتمی فیصلہ ہوگا تو نوعیت اور نتائج بعد میں ظاہر ہونگے ۔

نوابزادہ میر شیر علی خان نوشیروانی :- جناب والا ! ضمنی سوال ۔ میجر سردار علی کو اس جگہ کی رپورٹ کے لئے کہا گیا ہے ۔ یا کسی دوسری جگہ کیلئے ۔

وزیر تعمیرات ومواصلات :- اس جگہ کی رپورٹ کے لئے کہا گیا ہے ۔

نوابزادہ میر شیر علی خان نوشیروانی :- کیا یہ وہی جگہ ہے جس پر کام ہو رہا ہے ۔ اور جس کی ضمانت آپ دے رہے ہیں کہ تسلی بخش کام ہو رہا ہے ۔ جناب والا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں سردار علی کو تحقیقاتی کمیٹی کے ساتھ بھیجا گیا تھا ۔

مسٹر اسپیکر :- یہ بات ظاہر ہے ۔

نوابزادہ میر شیر علی خان نوشیروانی :- جناب والا میرا مطلب یہ ہے کہ جب کہ ان کو معلوم تھا کہ میجر سردار علی ان کے حق میں رپورٹ دے گا ۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں معلوم تھا ۔

وزیر تعمیرات ومواصلات :- اس پر پہلے تعمیر ہوئی ہوگی ۔ میجر سردار علی نے اپنی رپورٹ دیکھی ہوگی ۔ آخر اس روڈ پر کام تو کرنا ہے ۔

نوابزادہ شیر علی خان نوشیروانی :- (ضمنی سوال) آپ نے انکو رپورٹ دینے کیلئے کب کہا تھا ۔

وزیر تعمیرات ومواصلات :- یہ میرے آنے سے پہلے کی بات ہے ۔

مسٹر حسین بخش بنگلزئی :- جناب اسپکر ! کیا وزیر متعلقہ یہ

بتا سکیں گے کہ خاران - احمد وال روڈ کی تعمیر پر پچاس لاکھ روپیہ رکھے گئے ہیں - اس میں سے ابھی تک کتنی رقم خرچ ہو گئی ہے اور ابھی تک کتنی سڑک تعمیر ہوئی ہے اور اسکے کام کی رفتار کیا ہے ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات :- یہ بالکل نیا سوال ہے اسکے نیا نوٹس دیجئے گا۔

نوابزادہ شیر علی خان نوشیروانی :- جناب والا - یہ نیا نوٹس یا تازہ نوٹس کا سلسلہ ختم ہونا چاہیئے -

مسٹر اسپیکر :- اسکے لئے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کونسا طریقہ کار اختیار کیا جائے جب حکومت کے پاس کوئی اطلاع موجود ہی نہ ہو تو پھر کیا کیا جا سکتا ہے ؟

مسٹر صابر علی بلوچ :- جناب والا - یہ حکومت کی کوتاہی نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزیر متعلقہ کی کوتاہی ہے کیونکہ وہ متعلقہ افسران سے اسکے بارے میں نہیں پوچھتے ہیں -

مسٹر اسپیکر :- تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کو اپنے وزیر صاحب پر اعتماد نہیں ہے -

مسٹر صابر علی بلوچ :- جناب والا - مجھے یقین ہے کہ یہ حکومت کی کوتاہی نہیں ہے وزیر متعلقہ کی ہے کیونکہ وہ تیار ہو کر نہیں آتے ہیں -

مسٹر اسپیکر :- ظاہر ہے کہ آپ منسٹر صاحب کے بارے میں بد اعتمادی فرما رہے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ :- نہیں جناب میرا مطلب یہ ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اسمبلی میں ہماری تسلی کرائیں اور متعلقہ افسروں سے رابطہ قائم کریں تاکہ ہمیں جوابات وقت پر مل سکیں -

مسٹر اسپیکر :- اسکے لئے وہ کوشش کریں گے تاکہ سوالوں کے جوابات صحیح ہوں اور بروقت دیئے جائیں -

مسٹر صابر علی بلوچ :- جناب والا - میں آپ سے بھی گزارش کرونگا کہ آپ

بھی اسمبلی کے ڈیکورم کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کیونکہ نیا نوٹس صرف اسی وقت
مانگا جاتا ہے۔ جبکہ ضمنی سوال اصلی سوال سے متعلق نہ ہو ہمارے ضمنی سوالات تو اکثر اسی
سے متعلق ہوتے ہیں اس لئے میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ وہ تیار ہو کر آیا کریں۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ ہمارے پاس جو جوابات موجود ہوتے ہیں ان
سے متعلق معلومات ہوتی ہے ہم وہ آپ کو فراہم کر دیتے ہیں۔

سردار دودا خان زرک زئی۔ ....

وزیر اعلیٰ۔ سردار محمد خان باروزئی۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت
سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ میں معزز
ممبران کو کوئی معلومات یا لیکچر دے سکوں کہ پارلیمانی زندگی میں ایوان کے اندر معزز ممبران کو ایک
دوسرے کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرنا ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے ممبر صاحبان کو
ان آداب سے روشناس نہیں کرا سکتا۔ سردار دودا خان کا یہ کہنا کہ ....
میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب کے بارے میں ان کے یہ خیالات ایوان کی کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

مسٹر اسپیکر۔ سردار دودا خان زرکزئی کے ریمارکس ایوان کی کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا۔ مجھے خود اس سے دکھ ہوتا ہے کہ اگر ہر ایسے سوال
کو ضمنی سوال کے نام سے پوچھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ وزیر متعلقہ ممکنہ حد تک تو جواب دینے کیلئے
تیار ہو سکتے ہیں لیکن ہر معزز ممبر نئے سوال پر معلومات حاصل کرنا چاہیں تو وزیر کیلئے جواب دینا ناممکن ہے۔
ہم واقعی پابند ہیں اور ہم اس بات کی یقین دہانی اس ہاؤس میں کرانا چاہتے ہیں کہ ہم سے اس ہاؤس
میں جو معلومات پوچھی جائیں ہم انہیں ضرور بہم پہنچائیں گے۔ بہر حال تقسیم کار ہمارا کام ہے کہ ہم معزز
ممبران کو جواب دیں ممبران کا بھی کام ہے ان کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ کونسا سوال نیا ہے اور کونسا سوال ضمنی۔
اسطرح میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پیشتر بھی ایک وقت میں یہ آواز گونجی کہ وزیر متعلقہ نااہل ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی
باتیں ایوان کے ڈیکورم کے خلاف ہیں۔ منسٹر بھی آپ کے تعاون سے کام کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر آپکے دست و
بازو ہیں اور انہوں نے آپکے تعاون سے کام کرنا ہے واقعی اگر منسٹر صاحبان نااہل ہیں تو آپ سے بھی یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ
نااہل لوگوں کو آپ کا تعاون کیوں حاصل ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بہر طور ایک دوسرے کے
ساتھ تعاون کرنا ہوگا۔ اور میں گزارش کروں گا کہ سپلیمنٹری سوالات کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے اور
.... (بحکم مسٹر اسپیکر حذف کئے گئے)

کہا) سے شروع ہو اسکا خیال سب کو رکھنا چاہیئے ۔ تازہ نوٹس کے لئے اسمبلی میں کہا جاتا ہے لیکن ہمارے معزز ممبران بہت زیادہ خفا ہو کر اس قسم کی ایکسپلیشن وزراء صاحبان کے بارے میں کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کو یہ مناسب نہیں ہے اس قسم کی ایکسپریشن اس ہاؤس میں ختم کیجائے ۔

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ ۔ (ضمنی سوال) پرانا کام کس کی رپورٹ تیار کرنے پر شروع کیا گیا تھا اسلئے موجودہ کام ہجر سردار کی رپورٹ سے متعلق نہیں ہے اور اسکی رپورٹ پر مزید تحقیقات ہو رہی ہے یہ جو مزید کا لفظ ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پہلے جو کاروائی کا گئی ۔

مسٹر اسپیکر ۔ یہ بھی واضح ہے شاید حکومت کو اس بارے میں تسلی نہیں ہوئی ہوگی اور انہوں نے دوبارہ ہجر صاحب سے رپورٹ دینے کیلئے کہا ہوگا ۔

نوابزادہ شیر علی خان نوشیروانی ۔ جناب والا ۔ آپ بحیثیت اسپیکر ہیں جواب دیتے ہیں جبکہ وزیر متعلقہ صاحب کو چاہیئے کہ وہ جواب دیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اسپیکر کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ آیا کس معزز ممبر کا سوال ضمنی سوال کے دائرے میں آتا ہے یا نہیں ۔ چونکہ اگلا سوال سردار حسین بخش خان بنگلزئی کا ہے جسکا جواب موصول نہیں ہوا ہے اسلئے انکا یہ سوال اگلی باری کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اگلا سوال پوچھا جائے ۔

***۱۳۴ ۔ مسٹر محمد سرور خان ۔**

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بتلائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ سال محکمہ مواصلات و تعمیرات کے آٹھ مقامی ایگزیکٹو انجینئروں کو برطرف کیا گیا ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ برطرفیاں کن الزامات کے تحت عمل میں لائی گئیں ۔ اور کیا ان کے خلاف باقاعدہ تحقیقات کروائی گئی تھیں یا نہیں ؟ اگر تحقیقات کرائی گئی تھیں ۔ تو اس پر انکوائری افسروں نے کیا رائے دی تھی ۔

(ب) کیا اس نوعیت کے کیس میں محکمہ کے متعدد دیگر افسران ملوث نہیں تھے ؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کے خلاف بھی کارروائی کی گئی ۔ ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات۔
(الف) سال ۱۹۷۷ء کے دوران چار ایگزیکٹو انجینئروں کو پنشن پر بھجوا دیا گیا تھا۔ اور دیگر چار کو برطرف کر دیا گیا تھا۔ جملہ افسران پر مندرجہ ذیل نوع کے الزامات تھے ۔

۱۔ کہ وہ متواتر بد عنوان ہونے کی شہرت رکھتے تھے ۔
۲۔ کہ وہ خلاف قاعدہ بے ضابطگیاں اختیار کئے ہوئے تھے ۔

قواعد کے بموجب جملہ افسران کو اظہار وجوہ کے نوٹس دیئے گئے تھے ۔ ان کے جوابات پر غور کرنے اور انہیں ذاتی طور پر اپنے معاملہ کی وضاحت کرنے کے بعد حکومت نے انہیں ملازمت سے ریٹائر اور برطرف کئے جانے کے احکامات صادر کئے ۔

(ب) چند دیگر افسران کے خلاف بھی الزامات تھے ۔ لیکن چھان بین کے بعد کافی ثبوت فراہم نہ ہونے کے باعث حکومت نے مزید کارروائی مناسب نہ سمجھی اور ترک کر دی ۔

مسٹر محمد سرور خان۔ جناب والا میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ قواعد کے تحت ایک آدمی کو جب سزا مل جائے تو کیا اس آدمی کو دوبارہ سزا دی جا سکتی ہے یہ چار ایگزیکٹو انجینئروں کو جن کو برطرف کیا گیا تھا انکو دو دفعہ سزا دی گئیں یہ کیوں ہوا؟

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ آپ کسی خاص آدمی کا نام بتلائیں ۔

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ۔ ایک کا نام سید فضل آغا ہے اور دوسرے جیسے ڈی بلوچ ہیں ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ ان کی رپورٹ پریذیڈنٹ آف پاکستان کو گئی تھی تو ادھر سے ایسے احکامات آئے ہیں جب پریذیڈنٹ آف پاکستان ....

مسٹر اسپیکر۔ یہ صحیح جواب نہیں ہے ۔ آپ بحیثیت وزیر جواب دیں ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ جناب والا پھر مجھے وقت عنایت فرمائیں کہ میں قواعد دیکھ سکوں اور قواعد و ضوابط دیکھنے کے بعد ہی بتا سکوں گا ۔

مسٹر طالب حسین ۔ (ضمنی سوال) جناب والا یہاں سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ افسروں کے خلاف کافی ثبوت فراہم نہ ہونے کی وجہ سے مزید کاروائی نہیں کی جا سکتی لیکن لازمی بات ہے کافی نہیں تو ایک دو ثبوت مل گئے ہونگے پھر کارروائی کیوں نہیں کی گئی ۔ اور کافی کارروائی سے کیا مراد ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں معزز ممبران کی توجہ ایک چیز کی طرف دلاؤں گا کہ وہ ضمنی سوال ایسا کریں جو اس سوال کے زمرے میں آتا ہو ۔ صاف ظاہر ہے کافی کارروائی سے مراد ٹھوس ثبوت نہیں ملا ہے ۔

مسٹر حسین بخش خان بنگلزئی ۔ جناب والا ۔ میں نے جس رولنگ کا حوالہ دیا تھا اس کا ابھی تک اس ہاؤس میں جواب نہیں دیا گیا ہے کیوں ؟

مسٹر اسپیکر ۔ آپ اسپیکر کو پابند نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ رولنگ کب دے اگر یہ رولنگ ہے تو میں اس کا مناسب موقع پر جواب دے دوں گا ۔ اور میں سابق اسپیکر کی رولنگ دیکھ کر ہی بتا سکوں گا ۔

مسٹر حسین بخش بنگلزئی ۔ ٹھیک ہے ۔ جناب ۔

میر فتح علی خان عمرانی ۔ جناب والا ۔ مجھے میرے سوالوں کا جواب نہیں دیا گیا ہے یہ میں نے تیس مئی کو ارسال کر دیئے تھے ان میں صرف ٹھیکداروں کے نام پوچھے تھے ۔ کیا یہ جھٹ پٹ سے ٹیلیفون کر کے نام نہیں پوچھ سکتے تھے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا یہ سوال بہت بڑا تھا اس میں صرف ٹھیکداروں کے نام نہیں تھے اس میں مٹی کی بھرائی کا خرچہ وغیرہ بھی تھا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ یہ سوال اتنا بڑا نہیں تھا مگر اس کا جواب اب دوسری بار ہی دیں ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ ٹھیک ہے جناب ۔

مسٹر اسپیکر۔ اب سوالات کا وقفہ ختم ہوگیا ہے۔
میں ایک اور چیز اس معزز ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور خاص طور پر ٹریژری بنچز کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ مسودہ ہائے قانون جو اسمبلی میں پیش ہوتے ہیں ان کے مطالعہ کے لئے معزز ممبران کو وقت نہیں ملتا ہے جس کی وجہ سے کوئی ممبر جو ترمیم پیش کرنا چاہے وہ ترمیم وقت پر پیش نہیں کرسکتا ہے کیونکہ ضروری ہے کہ ترمیم دو دن پیشتر آئے وقت نہیں ہوتا۔ اور اگر ایسی صورت رہی تو پھر جب بھی کوئی ممبر اپنی ترمیم دینا چاہے گا تو اسکی ترمیم منظور کرنی پڑے گی کیونکہ ممبران کو دو دن ترمیم پیش کرنے کے لئے نہیں ملتے ہیں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ یہ کوئی ایسے ڈی پی نہیں ہے جس کو کافی وقت درکار ہے یا سوال نہیں ہے جس کے لئے کافی دنوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ آرڈیننس تو پہلے ہی سے جاری کئے جاچکے ہیں اب صرف انہیں بل کی صورت میں پیش کرنا تھا تو میں ہر وزیر سے کہوں گا کہ وہ اپنے متعلقہ محکمہ سے کہیں کہ بروقت اسمبلی کو بھیجیں تاکہ اسمبلی کے ممبران کو کاپیاں ملیں اور انہیں موقع ملے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرسکیں اور مطالعہ کرسکیں۔ اور کوئی ان ممبران میں سے ترمیم پیش کرنا چاہے تو ترمیم بھی پیش کرسکے۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا۔ میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ جب اسپیکر اپنے خیالات کا اظہار کرے تو اس پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر آپ کے ان خیالات کے متعلق نہیں ہے میں ایک اور چیز کہنا چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ ہاں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا۔ اس معزز ایوان میں سیٹوں کی ترتیب کس حساب سے ہے ابجد کے لحاظ سے یا تجربہ یا عمر کے حساب سے ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اس اسمبلی کا ہال چھوٹا ہے ایک خاص ترتیب سے سیٹوں کی ترتیب دی گئی ہے جو ممبران ڈیبیٹ میں حصہ لینا چاہتے ہیں ان کا بھی خیال کیا گیا ہے۔ جب اسمبلی کی نئی عمارت بن جائیگی اس کا خیال رکھا جائے گا۔

مسٹر صابر علی بلوچ۔ جناب والا۔ میں یہ ڈر رہا ہوں کہ محکمہ تعمیرات و مواصلات کی بنی ہوئی یہ عمارت کہیں مجھ پر گر نہ جائے۔ اس لئے ان سیٹوں کی ترتیب کیسے ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے اگر اس کے متعلق کوئی اطلاع لینی ہے تو میرے چیمبر میں آجائیں۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر اسپیکر۔ اب رخصت کی درخواست پیش کی جائے گی۔

سیکرٹری اسمبلی (سید محمد اطہر) بیگم زیبا رئیسانی ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی کی درخواست رخصت مورخہ ۱۵ جون ۱۹۷۷ء

"میں ایک ضروری اجلاس میں شرکت کی غرض سے اسلام آباد جا رہی ہوں۔ لہٰذا میں ۱۵ اور ۱۶ جون کو اجلاس میں شرکت سے معذور رہوں لہٰذا مجھے مذکورہ دو دن کی رخصت عطا کیجائے۔"

مسٹر اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(آوازیں ہاں)

(رخصت منظور کیجئے)

مسودات قوانین

قانون فوجداری (خصوصی احکامات) (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۷۷ء)

مسٹر اسپیکر۔ وزیر متعلقہ قانون فوجداری (خصوصی احکامات) (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء پیش کریں۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! میں قانون فوجداری (خصوصی احکامات) (بلوچستان ترمیمی)

مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ مسودہ قانون پیش ہوا وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قانون فوجداری (خصوصی احکامات) (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ تحریک یہ ہے کہ ۔ قانون فوجداری (خصوصی احکامات) (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر ۔ اب وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قانون فوجداری (خصوصی احکامات) (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو فی الفور زیر بحث لایا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔ قانون فوجداری (خصوصی احکامات) (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو فی الفور زیر بحث لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر ۔ اگر وزیر اعلیٰ اس مسودہ قانون پر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو کہہ سکتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں آپکے توسط سے اس ایوان کے ممبروں کی اطلاع اور معلومات کیلئے اس مسودہ قانون کے مقاصد کو بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ قانون فوجداری

خصوصی احکامات کافی عرصہ سے نافذ ہے۔ اسکے تحت تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کو
مقدمہ کی سماعت کا اختیار اسوقت ملتا ہے جب اسسٹنٹ کمشنر انکو سپرد کرے۔ بلوچستان
کے دور دراز علاقوں میں اس طریقہ کار سے لوگوں کو فوجداری مقدمات میں حصول انصاف کیلئے
بڑی تاخیر ہوتی ہے۔ کیونکہ تحصیلدار اور نائب تحصیلدار موقع پر موجود ہوتے ہیں لیکن کچھ
نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ اسسٹنٹ کمشنر کا حکم نہ مل جائے۔ لوگوں کی ان مشکلات
کو دیکھتے ہوئے کہ انہیں فوجداری مقدمات میں جلد انصاف نہیں ملتا یہ مسودہ قانون پیش کیا
گیا ہے اس میں ڈپٹی کمشنروں کو اختیار دیا گیا ہے وہ تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کو
براہ راست مقدمات سننے اور فیصلہ کرنے کا اختیار دیں۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ دور دراز
علاقوں میں ایسے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار مقدمات کا فیصلہ کر سکیں گے جنکو اختیارات ضابطہ
کے مطابق مل جائیں۔ یہ اختیارات ڈپٹی کمشنر دیگا یا حکومت بلوچستان دیگی۔ یہ اس
مسودہ قانون کے مختصراً اغراض و مقاصد ہیں۔ اس میں خاص بات یہ ہے کہ لوگوں کو جلد انصاف
ملے گا۔ یہ مسودہ قانون عوام کی سہولت کیلئے لایا گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر: اب بل کو کلاز وار لیا جائے گا۔

کلاز ۔ ۲

مسٹر اسپیکر: سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کیگئی)

کلاز ۔ ۳

مسٹر اسپیکر: سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

(تحریک منظور کیگئی)

کلاز ۔ ۴

مسٹر اسپیکر: سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

(تحریک منظور کیگئی)

کلاز ۔ ۵

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز ۔ ۶

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی ۔)

تمہید

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی ۔)

مختصر عنوان وسعت و آغاز نفاذ

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
مختصر عنوان و آغاز نفاذ کو مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و آغاز نفاذ قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی ۔)

مسٹر اسپیکر :- وزیر متعلقہ اپنی اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر اعلیٰ :- میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ
قانون فوجداری (خصوصی احکامات) (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو منظور کیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ
قانون فوجداری (خصوصی احکامات) (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی ۔)

مسٹر اسپیکر :- مسودہ قانون منظور ہو گیا ۔
اب وزیر متعلقہ اگلا بل پیش کریں ۔

بلوچستان یتیم خانوں کے (انتظام و انصرام اور نگرانی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء
(مسودہ قانون نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۷۷ء)

وزیر صحت و سماجی بہبود (مس فضیلہ عالیانی) جناب والا! میں
بلوچستان یتیم خانوں کے (انتظام و انصرام اور نگرانی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء پیش کرتی ہوں ۔

مسٹر اسپیکر :- بلوچستان یتیم خانوں کے (انتظام و انصرام اور نگرانی)
کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء پیش کر دیا گیا ہے اب وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر صحت و سماجی بہبود :- [redacted] میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ
بلوچستان یتیم خانوں کے (انتظام و انصرام اور نگرانی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو
بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کی
مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ -
بلوچستان یتیم خانوں کے (انتظام وانصرام اور نگرانی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباطِ کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کی مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر :- وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں -

وزیر صحت وسماجی بہبود :- میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ - بلوچستان یتیم خانوں کے (انتظام وانصرام اور نگرانی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے -

مسٹر اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ -
بلوچستان یتیم خانوں کے (انتظام وانصرام اور نگرانی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۷ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے -

(تحریک منظور کی گئی -)

مسٹر اسپیکر :- کیا وزیر موصوفہ اس بل پر کچھ روشنی ڈالنا چاہیں گی -؟

وزیر تعلیم صحت وسماجی بہبود :- جناب والا - جیساکہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ پورے ملک میں یتیم خانے موجود ہیں ان یتیم خانوں کا انتظام بہتر طریقہ پر چلانے کیلئے حکومت یہ بل لائی ہے - تاکہ یتیموں کی فلاح و بہبود کیلئے ایک ایسا بل پاس کیا جائے - جس سے یتیموں کی صحیح طور پر پرورش ہو سکے اور ایک ایسا بورڈ بنایا جائے کہ اس بورڈ کی نگرانی میں یہ یتیم خانے صحیح طور پر چل سکیں گو کہ ہمارے بلوچستان میں ایک ہی یتیم خانہ ہے اور جس کو ایک رضاکارانہ تنظیم چلا رہی ہے - اب اس بل کے لانے کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری سطح پر ایک بورڈ قائم کیا جائے جس میں ذمہ دار لوگ اس کے ممبر ہونگے اس بورڈ کا مقصد یہ ہوگا کہ اس یتیم خانے کی کارکردگی بہتر طریقہ سے چلائی جائے جیساکہ یتیم خانوں میں یہ روایات چلی آرہی ہیں کہ یتیم بچوں سے بھیک منگوائی جاتی ہے - (۲) بورڈ کا مقصد یہ ہے کہ وہ ان یتیموں کو اس معاشرے کیلئے تیار کرے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں - اور اس کے علاوہ بچوں کیلئے ہی نہیں بلکہ بچیوں کیلئے ایک الگ یتیم خانہ بنایا جائے گا - شکریہ -

مسٹر اسپیکر ۔ اب بل کو کلاز وار لیا جائے گا ۔

کلاز ۔ ۲

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۲ کو اس مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کیگئی ۔)

کلاز ۔ ۳

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کیگئی ۔)

کلاز ۔ ۴

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۴ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کیگئی ۔)

کلاز ۔ ۵

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ
کلاز نمبر ۵ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کیگئی ۔)

کلاز ۔ ۶

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۶ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کیگئی ۔)

کلاز ۔ ۷

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۷ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے

(تحریک منظور کی گئی ۔)

کلاز ۔ ۸

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۸ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی ۔)

کلاز ۔ ۹

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۹ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے

(تحریک منظور کی گئی ۔)

کلاز ۔ ۱۰

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۱۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی ۔)

کلاز - ۱۱

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۱۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کیگئی۔)

کلاز - ۱۲

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۱۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کیگئی)

کلاز - ۱۳

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۱۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کیگئی)

کلاز - ۱۴

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۱۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کیگئی۔)

کلاز - ۱۵

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ
کلاز نمبر ۱۵ کو مسودہ قانون ھذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کیگئی۔)

کلاز ۔ ۱۶

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۱۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی ۔)

کلاز ۔ ۱۷

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۱۷ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی ۔)

کلاز ۔ ۱۸

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۱۸ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی ۔)

کلاز ۔ ۱۹

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ
کلاز نمبر ۱۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی ۔)

کلاز ۔ ۲۰

مسٹر اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ۔
کلاز نمبر ۲۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی ۔)

کلاز - ۲۱

مسٹر اسپیکر - سوال یہ ہے کہ
کلاز نمبر ۲۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی۔)

کلاز - ۲۲

مسٹر اسپیکر - سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۲۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی۔)

کلاز - ۲۳

مسٹر اسپیکر - سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۲۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی۔)

کلاز - ۲۴

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۲۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی۔)

کلاز - ۲۵

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ۔
کلاز نمبر ۲۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی۔)

تمہید

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ

تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی۔)

مختصر عنوان و آغاز نفاذ

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ۔

مختصر عنوان و آغاز نفاذ کو مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و آغاز نفاذ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی۔)

مسٹر اسپیکر:۔ وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر صحت وسماجی بہبود:۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ:۔

بلوچستان یتیم خانوں کے (انتظام و انصرام اور نگرانی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۷۷، ۱۹ء کو منظور کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ۔

بلوچستان یتیم خانوں کے (انتظام و انصرام اور نگرانی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۷۷، ۱۹ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی۔)

مسٹر اسپیکر:۔ مسودہ قانون منظور ہو گیا۔

وزیر اعلیٰ — (سردار محمد خان باروزئی) جناب اسپیکر! جیسا کہ جناب کو معلوم ہے
کہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۷۷ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کا ایک کنونشن ہوگا ظاہر ہے کہ معزز ایوان
کے وہ معزز اراکین جو پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اس کنونشن میں شرکت کریں گے
اس طرح میرے خیال میں اسمبلی کا اجلاس ممکن نہیں ہوگا یہ اجلاس دس بجے ہوگا اور پیپلز
پارٹی کا کنونشن شاید شام کو بھی ہوگا اس لئے میں آپ سے گذارش کرونگا کہ اس ہاؤس
کو پرسوں کیلئے ایڈجرن کرنے کی بجائے اگر ابھی آدھ گھنٹہ کیلئے اڈجرن کردیں تاکہ اس سلسلے میں
پیپلز پارٹی کے صدر سے صلاح لیکر آپ کو مطلع کر دیا جائے ۔ اگر آپ اس تجویز کو منظور
فرمائیں کہ اکیس تاریخ کو اسمبلی نہ ہو اور بجٹ پر عام بحث چار روز کی بجائے تین روز کر دیجائے اور
اگر معزز ممبران کو اس سے اتفاق نہیں ہے تو تین روز عام بحث کیلئے رکھ لئے جائیں اس طرح کہ
بجٹ کے آخری دن اسمبلی کی دو نشستیں ہوں ۔ اب اگر آپ اتفاق فرمائیں تو ایوان کو آدھ گھنٹہ
کیلئے ایڈجرن کر دیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر — جی ہاں ۔ میں نے اس سلسلے میں معزز ممبروں سے بھی
معلوم کیا تھا انکا خیال ہے کہ اجلاس کو چار روز سے کم نہ کیا جائے کیونکہ بعض ممبر صاحبان نئے ہیں
اور بجٹ پر عام بحث کے دوران وہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں گے ۔ اس لئے بہتر ہے
کہ اس سلسلے میں ضروری صلاح مشورہ کر لیا جائے لہٰذا اجلاس آدھ گھنٹے کے لئے
ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر ایوان کی کاروائی آدھ گھنٹہ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(اجلاس دوبارہ گیارہ بجکر چالیس منٹ پر زیر صدارت ، اسپیکر ، الحاج
میر جام غلام قادر خان شروع ہوا)

مسٹر اسپیکر — اسمبلی کے ارکان کی خواہش کے مطابق
میں نے پروگرام میں حسب ذیل تبدیلی کی ہے :-

۱ - ۲۲ رجون ۷۷ ۱۹ء ـــ ضمنی مطالبات زر برائے سال ۷۷-۱۹۷۶ء

۲ - ۲۳ر تا ۲۵ رجون ۱۹۷۷ء ـــ میزانیہ برائے سال ۷۸-۱۹۷۷ء
پر بحیثیت مجموعی بحث ۔
مورخہ ۲۵ رجون کو اجلاس کی دو نشستیں ہونگی شام کی نشست

پانچ بجے شروع ہوگی ۔

مسٹر اسپیکر ۔ چونکہ ۱۰ تاریخ کو ضمنی بجٹ برائے سال ۷۷-۱۹۷۶ء پر عام بحث ہوگی ، اس لئے جو معزز ممبر صاحبان اس بجٹ میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے اپنے نام لکھوا دیں تاکہ تقاریر کیلئے وقت کا تعین کیا جا سکے اب چونکہ اسمبلی کے سامنے مزید کوئی کام نہیں ہے ، اس لئے اجلاس پرسوں ، صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(دوپہر بارہ بجکر بیتالیس منٹ پر اجلاس دوشنبہ مورخہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۷۷ء کو صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)